(ادارہ)

حکمتِ سید مودودیؒ

سُود و زیاں

بخاری میں ہے: تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ

ترجمہ: اشرفیوں اور روپوں والے، جھالردار لباس والے، سیاہ عبا والے سب کے سب ہلاک ہوئے

تم کہتے ہو، مفلس قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے، لیکن جس کی قوم ہے وہ فرماتا ہے کہ درہم و دینار کے بندے تباہ ہوئے۔ اب تمہی بتاؤ کہ ہم مسلمان کس کی سنیں!؟ اور سچ ہے کہ جس قوم میں افلاس کا رونا ہے، انہوں نے جب سُود کھایا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ تیرہ تیرہ برس کے اندر بائیس بائیس روپیہ کو بائیس بائیس لاکھ روپیہ تک بنا کے رہے۔ ان کے افلاس کے مرثیہ خوانوں کی دُنیا میں کیا کمی ہے۔ کیا دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا اسی قوم کو پہنچ جاتا ہے، جو سُود کے میدان میں بازی ملے ہوئے ہے؟ فی کس تین پیسے کن قوموں کی آمدنی ہے؟ اور ان کو تو جانے دو، حکومت کے زور سے جو سُود کھا رہے ہیں ان کے مزدوروں کا حال کیا تمہاری نظر سے نہیں گزرتا۔ سچ فرمایا اُمت کے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے:

"لَوْكَانَ لِابْنِ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ (وَفِي رِوَايَةٍ) عَيْنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ" (بخاری)

ترجمہ: اگر آدم کے بچے کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تلاش میں مصروف ہوگا اور آدم کے بچے کا پیٹ (یا آنکھ) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

سرِ منزلِ قناعت نتواں ز دست دادن

اے ساربان فرو کش کیں رہ کراں ندارد

مسلمانوں کے لیے تو وہی نغمہ کافی ہے جو آج سے تیرہ (چودہ) سو برس پیشتر گایا گیا:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ۔ (سود۔ ص ۳۸۱-۳۸۲)